Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۹ فتح ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۸۸

پروگرام شبینہ اجلاس جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

منعقدہ ۲۶ فتح / دسمبر بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

امسال جلسہ سالانہ کا شبینہ اجلاس بتاریخ ۲۶ دسمبر بروز جمعۃ المبارک سوا سات بجے شب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۷-۱۵ تا ۷-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۷-۳۰ تا ۸-۰۰	اُمّتِ مسلمہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کا سلوک ہمیشہ سے جاری ہے۔	مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
۸-۰۰ تا ۸-۲۵	شانِ حدیث اور منکرین کے اعتراضات کے جوابات	مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ
۸-۲۵ تا ۸-۴۵	مذاہبِ عالم پر ایک طائرانہ نظر	مکرم مولوی ہادی علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

پروگرام تقاریر شبینہ اجلاس خواتین جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

۲۷ فتح / دسمبر بروز ہفتہ

۷-۰۰ تا ۷-۰۵	تلاوتِ قرآن کریم	محترمہ نذیرہ یوسف صاحبہ پشاور
۷-۰۵ تا ۷-۱۵	نظم	محترمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ
۷-۱۵ تا ۷-۲۵	MOHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) AS A PREACHER IN THE LIGHT OF HOLY QURAN AND TRADITION.	محترمہ شمیم شریف صاحبہ
۷-۲۵ تا ۷-۳۵	STATUS OF WOMEN IN ISLAM	محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ
۷-۳۵ تا ۷-۴۵	WHY WE BELIVE IN THE PROMISSED MISSIEH.	محترمہ صاحبزادی امۃ الصبور صاحبہ
۷-۴۵ تا ۷-۵۵	SPEACH	محترمہ رضیہ ظفر صاحبہ آف امریکہ

نوٹ:۔ بیرونِ پاکستان سے آنے والی خواتین کے لئے انگریزی میں تقاریر کا پروگرام ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت تاحال اچھی نہیں ہے۔ رات سے شدید سر درد بھی ہے

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

کارکنان جلسہ سالانہ کے لئے ضروری اعلان

نقشہ فرائض کارکنان جلسہ سالانہ شائع ہو چکا ہے اگر کسی دوست کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہو تو وہ فوری طور پر ناظم معاونین مکرم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ سے مل کر اپنے فرائض معلوم کر لیں اور جہاں ان کی ڈیوٹی ہو اس انتظام کے ناظم سے مل لیں۔

مرکزی دفاتر جلسہ سالانہ ۲۱ دسمبر کو کھل جائیں گے سب کارکن ۲۲ دسمبر کو اپنے مقررہ کام پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے ضروری گذارش

(محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت کی بہت بڑی اکثریت حتی الوسع شریعتِ اسلامی کی پابند ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اسلامی شریعت کی پابندی کرے۔ اس لئے اب جبکہ ہم جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکزِ سلسلہ میں جمع ہوں گے چند ضروری امور کی طرف احباب کو بطور یاددہانی توجہ دلائی جاتی ہے:۔

• جلسہ سالانہ کے لئے جب سفر شروع کریں تو دعا کریں اور دورانِ سفر بھی دعائیں کرتے رہیں۔

• آپ کا لباس بے شک سادہ ہو لیکن صاف ستھرا ہو • اسلامی پردہ کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ اسلام مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتا ہے اور عورتوں کے لئے چہرے کا چھپانا پردے میں شامل ہے۔

• ربوہ کی حدود میں کھلے بندوں سگرٹ نوشی سے اجتناب کریں۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھیں۔ دانتوں کی صفائی اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

• نمازوں کو پابندی سے باجماعت ادا کریں۔ جلسہ کے اوقات میں کارروائی اطمینان سے بیٹھ کر سنیں۔ باہم ایک دوسرے کو السلام علیکم کہیں خواہ آپ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ غرض کہ ان ایام میں ذکرِ الٰہی، دعاؤں اور تزکیۂ نفس کی طرف ہمہ تن مصروف رہیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۹ ماہِ فتح ۱۳۵۴ ہش
۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر مامور من اللہ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت

اللہ تعالیٰ لوگوں کو راہِ راست کی طرف لانے کی غرض سے جب اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کرنے کے لئے بہت سے نشان ظاہر فرماتا ہے۔ ایسے نشان مامور من اللہ کی صداقت کا ثبوت ہوتے ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ اُس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ایک نشان کے بعد دوسرا نشان ظاہر کر رہا ہوتا ہے وہاں اُس کے مخالفین بھی اُس کے صادق اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت فراہم کرنے میں بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے وہ مخالفت کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان کا طرزِ عمل دُنیا پر یہ آشکار کر رہا ہوتا ہے کہ ماموریّت کا مدعی واقعی اپنے دعوے میں سچّا ہے اور فی الحقیقت خدا کی طرف سے ہی مبعوث ہوُا ہے۔ جہاں بہت سے لوگ خدائی نشانوں کے ظہور سے متاثر ہو کر مامور من اللہ پر ایمان لاتے ہیں وہاں بعض لوگوں پر مخالفینِ حق کا مہیّا کردہ ثبوت اثر کئے بغیر نہیں رہتا اور وہ عین اُس وقت اور اُن ایّام میں جبکہ مخالفت کی آگ بھڑکی ہوئی ہوتی ہے مامور من اللہ کو شناخت کر لیتے ہیں۔ اِس طرح مامور من اللہ کی مخالفت ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

مخالفینِ حق مامور من اللہ کی صداقت کا جو ثبوت پیش کرتے ہیں اُس کی نوعیّت یہ ہوتی ہے کہ وہ مخالفت کے جوش میں استہزاء پر اُتر آتے ہیں اور تضحیک کے ساتھ ساتھ ظلم کی راہ سے مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے سعید الفطرت انسانوں کو دُکھ دینے اور اذیّتیں پہنچانے، ان کے عام شہری حقوق غصب کرنے، ان کی معاشی حالت کو تباہ کرنے، ان پر روزی کمانے کے دروازے بند کرنے، سوشل بائیکاٹ کے ذریعہ انہیں سماجی اچھوت بنانے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مخالفینِ حق کی اِس روش پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا ہے کہ کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں گزرا جس کے ساتھ اس کے مخالفوں نے یہ سلوک نہ کیا ہو۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو مخالفینِ حق کی طرف سے اندھی مخالفت اپنی ذات میں اُس مامور من اللہ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہوتی ہے اور یہ ثبوت خود مخالفینِ حق مہیّا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ دیکھ کر کہ ایک ایسے شخص کی مخالفت میں جو خدا کی طرف سے اصلاحِ خلق پر مامور کئے جانے کا مدعی ہے عوام کالانعام دیوانے بنے ہوتے ہیں حتیٰ کہ ہر قسم کی اخلاقی قیود پھاندنے، علی الاعلان قانون شکنی کرنے اور سراسر ظلم پر اُتر آنے میں بھی انہیں باک نہیں ہے، اِس حقیقت کو پا لیتے ہیں کہ واقعی یہ شخص خدا کی طرف سے ہے کیونکہ اتنی شدید مخالفت ہمیشہ سچّوں ہی کی کی جاتی ہے، جھوٹوں کی طرف تو کوئی التفات ہی نہیں کرتا۔ یہ امر ہی ان کی ہدایت یابی کا موجب بن جاتا ہے۔

اب چونکہ ایسی اندھی مخالفت نے دوسروں کی ہدایت کا سبب بننا ہوتا ہے اِس لئے مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے ان پر توڑے جانے والے مظالم پر بُرا نہیں مناتے بلکہ انہیں صبر سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور دُکھ دینے اور ظلم ڈھانے والوں کے دل سے خیر خواہ رہتے ہیں اور انکی ہدایت یابی اور دینی و دنیوی فلاح کے لئے درد و سوز سے دعائیں کرنا ان کا معمول ہوتا ہے۔ ویسے بشری تقاضا کے تحت کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کے متبعین ظلم کا سلسلہ لمبا ہونے پر وقتی طور پر کسی قدر اضطراب کا اظہار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی رنگ میں تسلّی ضرور دی جاتی ہے کہ وہ صبر سے ان مصائب کو برداشت کرتے چلے جائیں اور خدائی تائید و نصرت کے منتظر رہیں۔ ان کے آزمائش میں پورا اُترنے پر خدا تعالیٰ حالات کو یکسر بدل کر رکھ دے گا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوُا۔ ایک طرف مخالفین نے ہر قسم کے مظالم ڈھا کر ان کے برحق ہونے کا ثبوت خود مہیّا کیا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ انہیں تسلّی دیتا چلا گیا کہ صبر کا نمونہ دکھانے کی صورت میں کامیابی اُنہی کے لئے مقدّر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداً ایمان لانے والوں کو جن حالات میں سے گزرنا پڑا ہفت روزہ "ایشیا" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے الفاظ میں اُس کا جو نقشہ پیش کیا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ اسے ہم مودودی صاحب کے الفاظ میں یہاں درج کرتے ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:-

"مکّہ معظمہ میں جو شخص بھی اسلام قبول کرتا تھا اُس پر آفات اور مصائب اور مظالم کا ایک طوفان ٹوٹ پڑتا تھا۔ کوئی غلام اور غریب ہوتا تو اس کو بُری طرح مارا پیٹا جاتا اور سخت ناقابلِ برداشت اذیّتیں دی جاتیں۔ کوئی دکاندار یا کاریگر ہوتا تو اس کی روزی کے دروازے بند کر دئے جاتے یہاں تک کہ بھُوکوں مرنے کی نوبت آجاتی۔ کوئی کسی با اثر خاندان کا آدمی ہوتا تو اس کے اپنے خاندان کے لوگ اس کو طرح طرح سے تنگ کرتے اور اس کی زندگی اجیرن کر دیتے تھے۔ ان حالات نے مکّہ میں سخت خوف اور دہشت کا ماحول پیدا کر دیا تھا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل ہونے کے باوجود ایمان لاتے ہوئے ڈرتے تھے اور کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد جب دردناک اذیّتوں سے دوچار ہوتے تو پست ہمّت ہو کر کفار کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے تھے۔ ان حالات نے اگرچہ راسخ الایمان صحابہؓ کے عزم و ثبات میں کوئی تزلزل پیدا نہیں کیا تھا لیکن انسانی فطرت کے تقاضے سے اکثر ان پر بھی ایک شدید اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی...

اِس اضطرابی کیفیت کو ٹھنڈے صبر و تحمل میں تبدیل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو سمجھاتا ہے کہ ہمارے جو وعدے دُنیا اور آخرت کی کامرانیوں کے لئے ہیں کوئی مجرّد زبانی دعوائے ایمان کر کے ان کا مستحق نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مدعی کو لازماً آزمائشوں کی بھٹی میں سے گزرنا ہوگا تاکہ وہ اپنے دعوے کی صداقت کا ثبوت دے... ہماری خاطر مشقّتیں اُٹھانی ہوں گی۔ جان و مال کا زیاں برداشت کرنا ہوگا۔ طرح طرح کی سختیاں جھیلنی ہوں گی، خطرات مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ خوف سے بھی آزمائے جاؤ گے اور لالچ سے بھی۔ ہر چیز جسے محبوب رکھتے ہو ہماری رضا پر اسے قربان کرنا پڑے گا اور ہر تکلیف جو تمہیں ناگوار ہے ہمارے لئے برداشت کرنا ہوگی تب کہیں یہ بات کھُلے گی کہ ہمیں ماننے کا جو دعویٰ تم نے کیا تھا وہ سچّا تھا یا جھوٹا۔ یہ بات قرآن مجید میں ہر اُس مقام پر کہی گئی ہے جہاں مصائب و شدائد کے ہجوم میں مسلمانوں پر گھبراہٹ کا عالم طاری ہوُا ہے۔"

(تفہیم القرآن جلد سوم بحوالہ ہفت روزہ "ایشیا" ۷ دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

اِس سے یہ امر بھی ظاہر و باہر ہے کہ ہر مامور من اللہ کو مخالفینِ حق کی اندھی مخالفت کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے اور یہ اندھی مخالفت بھی ہر مامور من اللہ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتی ہے۔

جلتے ہوئے چراغ بجھاتے ہو کس لئے

جلتے ہوئے چراغ بجھاتے ہو کس لئے
یُوں شب کی تیرگی کو بڑھاتے ہو کس لئے

چاہو اگر تو ہر نئی تعمیر روک دو
جو گھر بنے ہوئے ہیں گراتے ہو کس لئے

وہ بات جس کے ساتھ ہرے ہوں دلوں کے زخم
وہ بات بار بار سُناتے ہو کس لئے

جس آستاں سے مِل نہیں سکتا کبھی جواب
اُس آستاں پہ کس کو بُلاتے ہو کس لئے

تم آشنا نہیں ہو اگر کُوئے یار سے
جھُوٹا ہر آشنا کو بتاتے ہو کس لئے

بہتر ہے اُس کے حال پر اَب اُس کو چھوڑ دو
ناہیدؔ بے ضرر ہے ستاتے ہو کس لئے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور مسکین پروری

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ مقیم پشاور

(۲)

پس بہرصورت ایک غریب اور مسکین کی یہ کوئی کم امتیازی اور اعلیٰ شان نہیں ہے کہ سب سے پہلے خداوند عالم بزرگ و برتر نے ان کو پسند کیا اور امراء کے مقابل پر ان سے محبت کی اور ان کا ساتھ دیا اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کی اتباع کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی نے بھی مالداروں اور دولتمندوں کے مقابل پر اپنے ان کمزور اور مسکین بھائیوں کو پسند کیا اور ان سے محبت کی اور نہ صرف محبت کی بلکہ اتنی محبت کی کہ ان کی محبت میں خود اپنے آپکو بھی غریب اور مسکین بنا لیا اور پھر خوش ہو کر فرمایا

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ

کہ میں نے بھی فقر کو اختیار کیا ہے مگر میرا فقر میرے لئے باعث فخر ہے کیونکہ میں نے اسے خود پسند کیا ہے اور اپنے غریب اور مومن بھائیوں کی نسبت میں پسند کیا ہے جو مجھے مالداروں سے زیادہ پسند ہیں۔ پس یہ وہ امتیازی شان ہے جو ایک غریب مومن کو حاصل ہے لیکن اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کے دولتمند اور مالدار بندوں کو بھی ایک امتیازی شان حاصل ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ چاہیں تو خدا تعالیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کے غریب اور مسکین بندوں کی فلاح و بہبود پر اپنا مال خرچ کرکے اس کی دائمی اور ابدی خوشنودی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ایک دولتمند جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرکے غربت اور مسکینی کی زندگی کو اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا مقام خدا تعالیٰ کے نزدیک اس غریب اور مسکین سے بہت زیادہ بلند ہوتا ہے جس کی غربت اور مسکینی کی زندگی میں اس کا اپنا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں مسکین کا لفظ جو مفرد ہے چار مقامات میں آیا ہے اور اس کی جمع جو مساکین ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں بارہ مرتبہ ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ کل سولہ مرتبہ بن جاتا ہے۔ ان سولہ مقامات میں سے صرف ایک جگہ ایسی ہے جہاں مسکین کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے یتیم سے پہلے رکھا ہے اور باقی تمام مقامات میں مسکین کا ذکر یتیم کے بعد کیا ہے سب سے پہلے قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حقوق العباد میں سب سے پہلے ماں باپ کے حقوق کا ذکر کیا ہے اس کے بعد قریبی رشتہ داروں کے حقوق کا ذکر کیا ہے اسکے بعد یتیم اور پھر مسکین کے حقوق کا ذکر کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک یتیم اور مسکین میں صرف درجے کا فرق ہے بلکہ ایک جگہ مسکین کا ذکر یتیم سے پہلے کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح قوم کے یتیم بچوں کی نگہداشت اور پرورش کی طرف اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے اور اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ یتیم کی پرورش کا ہر طرح سے خیال رکھو کیونکہ معاشرے کی اصلاح اور ترقی کے لئے ایسا کرنا بہت ضروری ہے اسی طرح قوم کے مساکین کی نگہداشت اور حفاظت کرنا اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اہم اور بڑے ثواب اور اجر اور معاشرے کی حقیقی اصلاح کا موجب ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے مخلص اور نیک بندوں کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ
عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا
وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ
اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ
جَزَاءً وَلَا شُكُورًا

(سورہ دھر رکوع پارہ ۲۹)

ترجمہ:۔ کہ یہ نیک لوگ اس یعنی خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور اسکے ساتھ یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے لوگو ہم تم کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم سے اس کا کوئی معاوضہ لیں اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہماری زبان سے کوئی شکریہ بھی ادا کرو۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسکین پروری کرنیوالوں کی اس نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبی یعنی تقویٰ کا ذکر کیا ہے جو ہر نیکی کی اصل جڑ اور بنیاد ہے اور جس کے بغیر کوئی نیک عمل بھی بابرکت اور مفید نتائج پیدا نہیں کیا کرتا یعنی یہ کہ وہ خالصۃً لوجہ اللہ مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور اسکے سوا ان کی اور کوئی غرض اس سے نہیں ہوتی۔

دوسری بات اس آیہ کریمہ میں یہ بتائی گئی ہے کہ مسکین کا لفظ عام ہے جو یتیم اور اسیر دونوں پر حاوی ہے مگر یتیم اور اسیر کے الفاظ خاص ہیں جو مسکین کی دو الگ الگ قسمیں ہیں مسکین کے ایک معنے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں یہ ہیں کہ جو شخص یا جو فرد اپنی ضروریات کو خود پورا کرنیکی اہلیت اور قابلیت نہ رکھتا ہو اور اس اعتبار سے یتیم بھی مسکین ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی ضروریات کو خود پورا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسیر بھی مسکین ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت اسیری میں اپنی ضروریات کو خود پورا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ الغرض اس آیہ کریمہ میں مسکین کے لفظ کو پہلے رکھکر اور اس کے بعد یتیم اور اسیر کے الفاظ لا کر یہ بتایا ہے کہ یتیم اور اسیر بھی اپنی بیکسی اور بے بسی کی وجہ سے مساکین میں سے ہی ہوتے ہیں علیحدہ ذکر ان کا صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ وہ اپنی خاص اہمیت کی وجہ سے دوسرے مساکین کی نسبت زیادہ مدد اور توجہ کے محتاج ہوتے ہیں لیکن اس کے علاوہ دوسرے تمام مقامات میں یتیم کو مسکین سے پہلے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یتیم ایک ایسا مسکین ہے جو دوسرے تمام مساکین سے معاشرے کے اندر کئی اعتبار سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور زیادہ توجہ کا محتاج ہوتا ہے اور معاشرے کی اصلاح کے لئے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اس لئے ایک کے سوا باقی سب مقامات میں اس کا پہلے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ
فَكُّ رَقَبَةٍ - أَوْ إِطْعَامٌ
فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ
يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ
مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔

(پارہ ۳۰ رکوع ۱۵ سورہ بلد)

ترجمہ:۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا منکر انسان باوجود اتنے نیک سامانوں کے پھر بھی چوٹی پر نہ چڑھا۔ اور اے مخاطب تو کیا جانے کہ چوٹی پر چڑھنا کیا چیز ہے چوٹی پر چڑھنا ایک غلام گردن کو آزاد کرانا ہے یا چوٹی پر چڑھنا بھوک والے دن میں کھانا کھلانا ہے یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر جو گرا ہوا ہو۔

دنیا میں اپنے مال و دولت کو خرچ کرنے کے اعتبار سے انتہائی درجہ کے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

اول وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو اپنے مال کو نہ اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے دوسرے غریب اور مسکین بندوں کی فلاح و بہبود پر اس کو خرچ کرتے ہیں اور یہ انتہائی درجہ کے بخیل لوگ ہوتے ہیں۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں ہم فضول خرچ کہتے ہیں۔ یہ فضول خرچ لوگ ایک تو فضول خرچ ہوتے ہیں اور دوسرے پہلے سے یہ بخیل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ اپنے عیش و عشرت اور نمود و نمائش کے لئے تو اپنے پیسے کو پانی کی طرح بہانے کے لئے تیار رہتے ہیں اور اپنی ہر قسم کی جائز و ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے قرض لینے سے بھی گریز نہیں کرتے لیکن چونکہ انہیں اپنے اس فضول خرچی کے چسکے سے کبھی نجات نہیں ملتی اس لئے پیسوں کی موجودگی میں وہ اپنی اس بری عادت کی تکمیل میں مصروف ہوتے ہیں اور جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بری عادت کی بدولت خالی ہاتھ ہو جاتے ہیں تو پھر بیٹھے یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کہاں سے پھر ہمیں دولت ملے اور ہم اپنی اس بری عادت کو پورا کریں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے جب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال ہوتا ہے تو وہاں پر وہ ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور نہ ان میں اپنی اس بری عادت کی بدولت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے نیکی کوئی سکت باقی ہوتی ہے اور اسی طرح وہ حقیقی نیکی کے حصول سے محروم ہو جاتے ہیں۔

تیسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق صحیح رنگ میں استعمال کرتے ہیں اور اپنی ذات کی بجائے خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو ان نعمتوں سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگ نیک اور خدا تعالیٰ کے اصل شکر گزار بندے ہوتے ہیں۔

آیات مذکورہ بالا میں اور ان سے پہلی چند آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کے یعنی فضول خرچ لوگوں کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ فضول خرچ لوگ بڑے فخر سے یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی دیکھنے والا نہیں ہے؟ کہ انہوں نے یہ مال کہاں پر لٹایا ہے اور ان کا یہ غلط دعوے یونہی قبول کر لیا جائے گا کہ وہ بڑے شاہانہ خیالات کے لوگ ہیں اس لئے کہ وہ اپنی نمود و نمائش کے لئے اندھا دھند پیسے خرچ کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہم نے ایسا کہنے والے کو دو آنکھیں زبان اور ہونٹ نہیں دیئے تھے؟ کیا ہم نے اس کو نیکی اور بدی کی پہچان کے لئے عقل اور سمجھ عطا نہیں کی تھی؟ کیا وہ خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں سے کام لیتے ہوئے یہ معلوم نہیں کر سکتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے مال کو صحیح جگہ پر خرچ کر رہا ہے یا غلط جگہ پر؟ فرماتا ہے یقیناً وہ سب کچھ کر سکتا تھا۔ بشرطیکہ اس کی نیت نیک اور مخلص ہوتی۔ مگر چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ اسلئے اب اس کا یہ کہنا کہ میں نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے بالکل ایک فضول اور بے کار بات ہے۔ بے شک اس نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ چوٹی پر نہ چڑھ سکا۔ یعنی نیکی کے اعلیٰ مقام کو حاصل نہ کر سکا۔ اسلئے کہ وہ مال اس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے غریب اور یتیم اور مسکین بندوں پر خرچ نہیں کیا۔ جہاں پر خرچ کرنے سے اسکو اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا تھا بلکہ وہ مال اس نے یونہی اپنی فضول خرچی کی عادت کے تحت سب ضائع کر دیا ہے اور اسی سے وہ خدا تعالیٰ کے ان نیک لوگوں میں بھی صحیح معنوں میں شامل نہ ہو سکا جو ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہوئے ان بری عادات سے روکتے ہیں اور اس طرح وہ محض اپنی اس فضول خرچی کی عادت کے تحت حقیقی نیکی کو حاصل کرنے سے محروم ہو گیا۔

پس ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچ لوگوں کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ اپنی اس بری عادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے غریب اور یتیم اور مسکین بندوں پر اپنا مال نہ خرچ کرنے کی وجہ سے کس طرح اس حقیقی نیکی سے محروم ہو جاتے ہیں جس کو وہ تھوڑی سی کوشش کے ساتھ نہایت آسانی سے حاصل کر سکتے تھے۔ مگر کچھ لوگ جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں انتہائی درجہ کے بخیل ہوتے ہیں۔ ان بخیل لوگوں کا معاملہ ان فضول خرچ لوگوں سے بھی زیادہ سخت اور خطرناک ہوتا ہے چنانچہ ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ
بِالدِّينِ۔ فَذَٰلِكَ
الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ
الْمِسْكِينِ۔

(پارہ ۳۰ رکوع ۳۲ سورۃ ماعون)

ترجمہ:۔ کہ اے مخاطب کیا تو نے اس شخص کو دیکھا اور اس کا حال معلوم کیا جو دین کو جھٹلاتا یعنی اس کو ناقابل عمل قرار دیتا ہے فرمایا وہی تو ہے جو یتیم کو دھتکارتا اور اسکو دھکے دیتا ہے اور نہ صرف یہ کہ خود کسی مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا بلکہ اپنے جیسے کسی دوسرے صاحب حیثیت کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا بھی گناہ سمجھتا ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بخیل شخص کے دین اسلام سے منکر ہونے کی وجہ اسکے انتہائی درجہ کے بخل اور سنگدلی کو قرار دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ چونکہ وہ انتہائی درجہ کا بخیل اور سنگدل تھا۔ اسلئے نہ صرف یہ کہ وہ کسی یتیم پر اپنا مال خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ بلکہ ان سے نفرت کرتا تھا اور ان کو دھکے دیکر نکال دیتا تھا مگر اسلام چونکہ غریبوں مسکینوں اور یتیموں پر مال خرچ کرنے کو انتہائی درجے کی نیکی قرار دیتا ہے اسلئے وہ کہتا ہے کہ ہم ایسے دین کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جو ہمیں مساکین و یتامیٰ پر اپنا وہ مال خرچ کرنے کی تلقین کرتا ہے جو مال کو ہم نے بڑی محنت سے کمایا ہے گویا وہ اس کو غلط اور غیر منصفانہ تعلیم سمجھتے ہوئے اس کا انکار کرتا ہے۔ درحقیقت ایسے لوگوں کے دلوں میں اپنی کثرت مال و دولت اور اس کے ساتھ اپنی انتہائی درجہ کی محبت اور بخل کی وجہ سے کچھ ایسے غلط خیالات پیدا ہو جاتے ہیں جو انکو حقیقی نیکی سے محروم کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

بعض لوگوں کے دلوں میں تو وہی خیال پیدا ہوتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ مال تو ہم نے اپنی محنت اور قابلیت سے کمائے ہیں اس لئے کسی کو کیا حق ہے کہ وہ ہمارے ان مالوں میں دخل دیکر ہمیں ان کے خرچ کرنیکی راہیں بتائے چنانچہ قرآن کریم میں قارون کے ذکر میں اللہ تعالیٰ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب اس کی قوم کے نیک لوگوں نے اس سے یہ کہا کہ جو کچھ نعمتیں تجھے اللہ نے دی ہیں تجھے چاہیئے کہ ان نعمتوں سے اُخروی زندگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور جس طرح تجھ پر خدا تعالیٰ نے احسان کیا ہے اسی طرح تو بھی خدا تعالیٰ کے بندوں پر احسان سے کام لے اور اس تعلیم کی مخالفت کرتے ہوئے زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرے تو اس کے جواب میں اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا اور نہ مجھ پر اس کا کوئی فضل نازل ہوا ہے بلکہ یہ سب رتبہ اور یہ سب مال و دولت جو مجھے حاصل ہے یہ میں نے ایک ایسے علم کی وجہ سے حاصل کئے ہیں جو صرف مجھ ہی کو حاصل ہے اس لئے کسی کو کیا حق ہے کہ وہ میرے اس مال و دولت میں کوئی دخل دے یا مجھے اس کے متعلق کوئی نصیحت کرے اور اسی طرح یہ قابلیت اور علم کا تکبر اس کو حقیقی نیکی سے محروم کرنے کا باعث بن گیا۔

مگر بعض لوگوں کے دلوں میں یہ غلط خیال تو پیدا نہیں ہوتا کہ یہ سب مال و دولت ہم نے اپنی محنت اور قابلیت سے کمائے ہیں اور نہ انہوں نے وہ محنت اور قابلیت سے کمائے ہوتے ہیں مگر ان کو مال و دولت وراثت میں یا کسی ایسے آسان طریق سے مل جاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں ایک اور غلط خیال پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی اتنی بے شمار مخلوق دنیا میں پائی جاتی ہے اور ان میں بڑے بڑے اچھے قابل اور نیک لوگ بھی موجود ہیں مگر ان سب کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ نے ہمیں صرف اپنی نعمتوں کی فراوانی اور کثرت مال و دولت کے لئے چنا ہے اس لئے ضرور ہم میں کوئی ایسی خوبی ہے جو کسی اور میں نہیں ہے اور اس طرح اس دوسری قسم کے مالدار لوگوں میں اپنے اعلیٰ اور برتر ہونے کا غلط اور متکبرانہ خیال پیدا ہو کر ان کو حقیقی نیکی سے محروم کرنے کا باعث بن جاتا ہے پھر اس غلط خیال کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقابل پر خدا تعالیٰ کے مسکین اور کمزور بندوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ لوگ کسی اچھے سلوک کے لائق نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ (باقی)

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کا انعام ہدایت اور بشارت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے طٰسٓ قف

تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (النمل رکوع اوّل)

ترجمہ: طاہر اور سمیع خدا اس سورۃ کا اتارنے والا ہے یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیات ہیں جو ایسے مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے جو نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

دعا ہے اللہ تعالیٰ سب بھائیوں بہنوں کو ان بشارات ربانی کا حقیقی رنگ میں وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ مسائل زکوٰۃ سے پوری واقفیت کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جلسہ سالانہ کے کارکنان سے چند ضروری گزارشات!

(از محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ)

نقشہ فرائض کارکنان چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہو تو وہ فوری طور پر ناظم معاونین مکرم نذیر احمد صاحب ساجد (پرنسپل طبیہ کالج) سے مل کر اپنے فرائض معلوم کر لیں اور جلسہ سالانہ کے جس انتظام میں ان کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اس انتظام کے ناظم سے مل لیں۔

جملہ کارکنان سے گزارش ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے فرائض ادا فرمائیں اور اس بارہ میں درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں:-

۱۔ انشاء اللہ العزیز مرکزی دفاتر ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء سے کھل جائیں گے۔ سب کارکنان ۲۲ر دسمبر کو اپنے مقررہ کام پر حاضر ہو جائیں۔

۲۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص روحانی اغراض کے تحت جاری کیا تھا۔ اس میں شامل ہونیوالے دوست ربوہ کے ساکنین کے لیے بڑی برکت کا باعث ہیں۔ انکی خدمت کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کو جذب کرنے کا موجب اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ لیکن یہ بات خوب یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کسی نیک کام کا کوئی ثواب نہیں جب تک نیت درست اور خالص نہ ہو۔ اسلئے کام شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں یہ نیت کر لیں کہ یہ خدمت ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکے وجہ کریم کی خاطر کر رہے ہیں تاکہ یہ خدمت ثواب کے حصول کا موجب ہو سکے۔ اگر کام کرنے کی وجہ گرفت سے بچنا یا اپنی انتظامی قابلیت کا مظاہرہ کرنا اور کوئی دنیوی غرض ہوگی تو اس کا ثواب نہیں اور ایسی سعی مشکور نہیں ہوگی۔

۳۔ جلسہ سالانہ کا کام ۲۲ر دسمبر سے یکم جنوری تک رہتا ہے اور تمام کارکنان اصولاً ۲۴ گھنٹے حاضر رہنے چاہئیں۔ اگر ذاتی ضرورت کے لیے رخصت کی حاجت ہو تو اپنے افسر صیغہ سے اجازت لیکر جاویں نیز جگہ بتا کر جاویں تاکہ فوری ضرورت پر بلایا جا سکے۔

۴۔ ہمارا اصل کام جو ہر کارکن کے ذہن میں ہر وقت مستحضر رہنا چاہیئے اکرام ضیف ہے، صرف کھانا کھلا کر فارغ کر دینا نہیں بلکہ عزت سے اور محبت سے مہمان کو ٹھہرانا، ان کی ہر قسم کی دیکھ بھال کرنا، ان کی ضروریات پوری کرنا، انہیں حسب ضرورت امداد پہنچانا وغیرہ ہے۔ دراصل ہمارے تمام انتظامات اور شعبے اور بھاگ دوڑ سب بیکار ہیں اگر ایک مہمان کی خدمت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ مثلاً بعض دفعہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ قیامگاہوں میں کوئی معاون حاضر نہیں حالانکہ باقاعدہ وقت مقرر کر کے ہر جگہ ایک ذمہ دار مہمان نواز مع اپنے معاونین کے ۲۴ گھنٹے موجود رہنا چاہیئے تاکہ دوست تسلی سے جلسہ سن سکیں اور کسی فوری ضرورت پر انہیں امداد دی جائے۔

۵۔ جلسہ کا انتظام اتنا وسیع اور ہنگامی ہوتا ہے کہ اگر ہر کارکن ہر وقت اپنا کام خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو نہ کرے تو سخت گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ ایک قیامگاہ پر کھانا لے جانے والے کارکن بھی حاضر تھے، لنگر خانہ میں کھانا بھی تیار تھا لیکن پرچی کاٹنے والے دوست صبح بروقت نہ پہنچ سکے۔ اس طرح صرف ایک دوست کی ذرا سی غفلت اور سستی سے ایک پوری قیامگاہ کو کھانا دیر سے ملا۔ جہاں سینکڑوں مہمان کھانے کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ وہاں کئی ایسے بھی تھے جنہوں نے جلسہ گاہ جانے سے قبل اپنے عزیزوں سے ملنا تھا، کسی نے ہسپتال سے دوائی لینی تھی، کسی نے کوئی اور ضروری کام کرنا تھا، کسی نے بازار سے خرید و فروخت کرنا تھا جن کو کوئی ایسا کام نہ تھا وہ محض انتظار کی وجہ سے مضطرب تھے اور چشم براہ تھے کہ اب کھانا آیا، اب آیا۔ ذرا غور فرمائیں کہ ایک کارکن کی معمولی سی غلطی کتنے نقصان اور تکلیف کا باعث ہوئی۔ اسلئے میری درخواست ہے کہ ہر کارکن کو جو اسکے فرائض کا حصہ ہو ہر وقت ادا کرنا چاہیئے تاکہ سارے کام خوش اسلوبی سے چلتے رہیں۔

۶۔ میں تمام کارکنوں سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذہن میں یہ کیفیت رکھیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نالائق مزدور ہیں (اور ہماری حقیقت ہے بھی یہی) ایک نالائق آدمی جو واقعی اپنے آپ کو نالائق سمجھتا ہو اور اسے ڈر ہو کہ میرا آقا، میرا مالک میری نالائقی کی وجہ سے مجھے ملازمت سے علیحدہ کر دے گا تو وہ جان توڑ کر محنت کرتا ہے اور ہر وقت حاضر رہتا ہے اور مالک کے حکم اور ارشادوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا دل ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ سرزد ہو جائے اور وہ اس خلا کو محنت اور توجہ اور ہمدردی اور وفاداری سے پُر کرنا چاہتا ہے، اگر ہم بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے نالائق مزدور سمجھتے ہیں تو ہماری بھی یہی کیفیت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہماری خدمت کا اصل مقصد ہے تو اس کی رضا ہے نہ کچھ اور۔

۷۔ تدبیر کرنا ہمارا فرض ہے نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام۔ اسلئے سب کارکنان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور دوسرے سب کارکنوں کی محنت اور کوشش میں برکت ڈالے کیونکہ اسکے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ - ربوہ

کا سالانہ اجلاس عام

مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء بوقت ۱۱ بجے صبح دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

ایجنڈا

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۵ء
۲۔ انتخاب ڈائریکٹران کمیٹی برائے سال آئندہ۔
۳۔ انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ۔
۴۔ کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر
چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوت و توانائی کے لئے

مقوی اعصاب مجربات

- زوجام عشق - حرارت غریزی کو بڑھا کر قوت کو بحال رکھتا ہے۔ ۴۰/-
- سونے چاندی کی گولیاں - طب یونانی کا مایۂ ناز مرکب بے خطا اکسیر ۶۰/-
- شباب آور موتی - مقوی دواؤں کی سرتاج - اسم بامسمیٰ ۲۵/-
- رومانی - طاقت کی دیرپا، زود اثر مفید دوا۔ ۱۲/۵۰
- عنبری - اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب اور عصبی دردوں کا علاج ۱۵/-
- حب ہمزاد - مقوی معدہ، مولد خون اور اعصابی کمزوری کا علاج ۴/-
- بندھن - محافظ جوانی --- جملہ شکایات کا علاج ۷/۵۰

مکمل فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۷۶ء مع طبی معلومات
مفت حاصل کریں

ناصر دواخانہ - گول بازار - ربوہ - فون ۵۳۴

PILES بواسیر
کی حیرت انگیز دوا
PILES CURE پائلز کیور
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام، چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ مکمل کورس ۱۰/-
مفید لٹریچر مفت منگوائیے
کیور سٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی - ربوہ
فون ۹۰۶ / ۹۰۷

جگری - جگر کے جملہ امراض کیلئے - قیمت فی شیشی ۲/- روپے
صندل پاؤڈر - خون کی صفائی اور ابھار کیلئے - قیمت فی شیشی ۲/۵۰ روپے
معجون مقوی خاص - اعضائے رئیسہ کیلئے لاجواب - قیمت فی شیشی ۱۰/- روپے
ساجد دواخانہ ربوہ (بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

"تصویر کا دوسرا رُخ"

(مصنفہ مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی (مینیجر روزنامہ الفضل) سے احباب جماعت بخوبی متعارف ہیں۔ سکھ لٹریچر پر آپ کو جو عبور حاصل ہے خود سکھوں کے علمی حلقے بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔

حال ہی میں مندرجہ بالا عنوان سے آپ کی ایک نئی تصنیف شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے مستند سکھ لٹریچر کے حوالوں سے ان مظالم کی تفصیل بیان کی ہے جو انگریزی عہد حکومت سے قبل ۱۶۹۹ء سے ۱۸۴۹ء تک برصغیر کے مسلمانوں پر ڈھائے گئے۔ اِس کتاب کی ضرورت خود مصنف کے الفاظ میں یہ ہے کہ بعض سکھ صاحبان

"فرضی قصے بیان کر کے مسلمان حکمرانوں کو کوستے رہتے ہیں اور الزام دیتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے سیاسی غلبہ کے دوران سکھوں پر بڑے بڑے مظالم ڈھائے۔

اس کتاب میں تصویر کا دوسرا رُخ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارا مقصد... یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے بزرگانِ سلف کو بے بنیاد اور من گھڑت باتوں کی بناء پر دن رات کوستے ہیں ان پر واضح ہو جائے کہ ان کے اپنے بزرگانِ سلف نے خود ان کے اپنے مصنفین اور مورخین کے مطابق کس قسم کے حالات پیدا کر رکھے تھے۔"

چونکہ کتاب میں کوئی امر بھی مستند سکھ لٹریچر کے حوالہ جات کے بغیر پیش نہیں کیا گیا اس لئے امید کی جانی چاہیئے کہ تصویر کا یہ دوسرا رُخ دیکھ کر وہ لوگ اپنی روش کو ترک کر دیں گے جو مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان باہمی محبت اور رواداری کی فضا پیدا کرنے کی بجائے من گھڑت قصوں کے ذریعہ نفرت و عداوت کا بیج بونے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہی اس کتاب کا حقیقی مقصد ہے۔

کتاب آفسٹ پر عمدہ کاغذ و طباعت کے ساتھ ۱۸۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ امید ہے کہ ملک کے علمی حلقے مصنف کی اس علمی خدمت کو سراہیں گے اور اس کی بکثرت اشاعت کریں گے۔

قیمت فی جلد آٹھ روپے ہے مگر جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں یہ سات روپے میں دستیاب ہو سکیگی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام انعامات کی تقسیم

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تصانیف کے انعامی مقابلہ بابت سال ۱۳۵۱-۵۲ ہش (۱۹۷۲-۷۳ء) کے نتائج کی بناء پر مندرجہ ذیل اصحاب مستحق انعام قرار پائے تھے۔ انعام کی رقم ۵۰۰/- روپے فی مقالہ ہے۔

برائے ۱۳۵۱ہش / ۱۹۷۲ء ۱۔ محترم سید حسنات احمد صاحب اسلام آباد تالیف رسالہ بزبان انگریزی بعنوان "The Glimpses of the Holy Prophet S.A.S"

۲۔ محترم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل ربوہ۔
مقالہ بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غلبہ اسلام" (سکھ مذہب کی رُو سے)

برائے ۱۳۵۲ہش / ۱۹۷۳ء محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور
مقالہ "قرآن حکیم اور مستشرقین"

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے یہ انعامات تقسیم کرنا منظور فرمایا اور اس کے لئے ماہ رواں کی گزشتہ ۱۳ تاریخ بروز ہفتہ بعد نماز عصر کا وقت اور مقام تقریب مسجد مبارک مقرر فرمایا۔

چنانچہ مقررہ وقت پر جبکہ احباب بکثرت موجود تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں یہ انعامات تقسیم فرمائے۔ محترم سید حسنات احمد صاحب بوجہ علالت ربوہ نہ پہنچ سکے انہیں ان کا انعام دوسرے ذریعہ سے بھجوا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان اصحاب کی اس محنت کو استفادہ عام کا موجب بنائے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم عبد المنان صاحب ایم۔ اے بنک آفیسر لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم نومولود کو بخیر و عافیت رکھے، عمر دراز عطا کرے۔ نہایت نیک، خادمِ دین اور صاحب اقبال بنائے۔ آمین۔

نومولود برادرم محترم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔

(عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

ہفتہ قرآن مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علوم قرآنی کی ترویج و اشاعت اور قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب و تلقین کے لئے مورخہ یکم فروری ۱۹۷۶ء سے "ہفتہ قرآن مجید" منایا جائے گا۔ اس ہفتہ میں تمام احباب جماعت کو با احسن طریق قرآن مجید کی عظمتِ شان ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں پورے اہتمام اور توجہ سے یہ ہفتہ منائے جانے کا انتظام فرمائیں۔

اس ہفتہ میں تقاریر کے لئے مندرجہ ذیل عناوین تجویز کئے گئے ہیں:۔

۱۔ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب۔
۲۔ ترجمہ قرآن مجید سیکھنا ضروری ہے۔
۳۔ قرآنی احکام دربارہ عبادات۔
(۴) حُسنِ معاشرت اہلِ خانہ اور قرآن مجید۔
(۵) یتیموں کی خبر گیری اور قرآن مجید۔
(۶) مالی جہاد کے قرآنی احکام۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم بشارت احمد جمیل ابن محترم احمد دین صاحب جمیل مرحوم و مغفور نے (جو کہ مکرمی چوہدری عبد اللطیف صاحب آف پاور الیکٹرک کمپنی ملتان کے داماد ہیں) خدا کے فضل سے یونیورسٹی آف نیویارک سے Applied Mathematics میں Ph.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ نیز ریسرچ ایڈوائزری کمیٹی نے ان کے "Dissertation" کو امریکہ کے ایک Mathematical Journal میں اشاعت کے لئے منتخب کیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ نیز یہ کامیابی عزیز کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔ آمین ثم آمین۔

(والدہ بشارت احمد جمیل۔ دار البرکات ربوہ)

زود جام عشق
اعصاب کو طاقت دینے اور جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ مکمل کورس ۳۵/- روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

ھوالشافی
جانوروں کے اپھارہ کی کامیاب دوا
"اکسیر اپھارہ"
آج ہی منگوائیے اور قیمتی جانوروں کی جان بچائیے
فی پیکٹ ۵۰/۔ ادرجن ۱۲/۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ مفید لٹریچر مفت۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ
فون ۶۶

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴
(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

جلسہ سالانہ پر خالص شہد
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
سے حاصل کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴